حافظ محمد شفقت اللہ

تبلیغی سہ روزہ کی مختصر روداد

گزشتہ چند سال سے استادِ محترم مولانا زاہد الراشدی صاحب کی یہ ترتیب ہے کہ وہ تبلیغی جماعت کے ساتھ ایک سالانہ سہ روزہ لگاتے ہیں۔ اس سال ۸ تا ۱۰ نومبر ۲۰۱۶ء کو سہ روزہ ترتیب پایا۔ گوجرانوالہ سے ۳۵ علماء کرام پر مشتمل قافلہ ۸ نومبر کی صبح تبلیغی مرکز میں جمع ہوا۔ امیر تبلیغی مرکز محترم حاجی محمد اسحاق صاحب نے روانگی کی ہدایات فرمائیں اور مولانا اسرار صاحب کو امیر مقرر کرنے کے بعد تشکیل سرگودھا میں طے پائی۔ ہماری گاڑی میں استادِ محترم مولانا زاہد الراشدی، مولانا طارق بلالی اور مولانا اسرائیل صاحب سوار تھے۔ امیر سفر مولانا محمد اسرائیل صاحب منتخب ہوئے۔

دورانِ سفر میں نے استاد محترم سے سوال کیا کہ موجودہ دور میں بین المسالک ہم آہنگی اور رواداری کے فروغ پر زور دیا جا رہا ہے۔ ایسے حالات میں تقابلِ ادیان کا دائرہ کیا ہے اور تقابل ادیان کو تحقیق، تنقید یا فتنہ کہا جائے؟ استاد جی نے جواب دیا کہ تقابل ادیان کا اطلاق اسلام سے متصادم مذاہب عیسائیت، یہودیت، بدھ مت کے حوالے سے ہوتا ہے۔ بریلویت، اہلحدیث وغیرہ پر تقابل ادیان کا اطلاق غلط ہے۔ یہ مسلکی اختلافات ہیں اور ایسا اختلاف جو پبلک میں لڑائی اور شدت کا باعث بنے، وہ فتنہ ہے۔

میں نے امامِ اہل سنتؒ کی کتاب ارشاد الشیعہ کے بارے میں پوچھا کہ اس میں شیعہ کی تکفیر ہے اور کتاب لکھی ہی لوگوں کے لیے جاتی ہے تو کیا یہ لڑائی کا باعث نہیں ہے؟ استاد محترم نے کہا کہ تکفیر کا موقف اپنی جگہ، یہ ایک علمی اختلاف ہے جس کا حق ہر کسی کو حاصل ہے۔ اگر یہ کتابی شکل میں ہے تو یہ اپنے موقف کی وضاحت کے لیے ہے نہ کہ معاشرے میں منافرت پھیلانے کے لیے۔ اختلاف لڑائی کا باعث تب بنتا ہے جب جلسے، جلوس اور منبر پر منفی لہجے میں بیان کیا جائے۔ قرآن کہہ رہا ہے کہ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ، وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُم لَكٰذِبُون، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں۔ چودہ بندے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے درپے ہیں۔ اللہ نے بچا لیا، لیکن حضور ان کے نام بتانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ یہ ہے معاشرت۔ معاشرتی احکام بالکل الگ ہیں۔ حضرت امامِ اہل سنت نے کبھی جلسے، جمعے میں اس طرح کا اختلافی بیان نہیں کیا۔ ہاں تحقیقی، تدریسی میدان میں جہاں محسوس کرتے، وہاں وضاحت کر دیتے تھے اور خوب کرتے تھے۔

استادِ محترم نے فرمایا: ایک دن میرے ساتھ کچھ احباب بیٹھے تھے۔ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ مولانا سرفراز صاحب بہت معتدل آدمی ہیں، کبھی اختلافی بیان نہیں کرتے۔ جب وہ آدمی چلا گیا تو ساتھی حیرانی سے پوچھنے لگے کہ ان سے بڑھ کر کون اختلاف کرتا ہے۔ ہر طبقہ کے خلاف مدلل، مسکت مؤقف رکھتے ہیں۔ تو میں نے ساتھیوں سے کہا

کہ آپ بھی سچے ہیں اور وہ بھی سچا ہے۔ آپ نے تدریسی، تصنیفی، تحقیقی دنیا دیکھی ہے اور اس نے عمومی مجلس دیکھی ہے اور حضرتؒ عمومی جگہ میں اختلافی بیانات کے قائل نہیں تھے۔

بہرحال سرگودھا مرکز پہنچے۔ وہاں مقامی ترتیب کے مطابق گشتوں کی تشکیل ہوئی۔ پہلے دن یہ گشت بیسیوں مساجد میں بلا تفریق مسلک ہوا اور ائمہ وخطباء کو مولانا زاہد الراشدی مدظلہ کے خصوصی خطاب میں شرکت کے لیے دعوت دی گئی۔ اگلے روز بدھ کے دن ضلع کی تحصیلوں کا گشت طے تھا اور بڑے بڑے مدارس میں گشت کی ترتیب مولانا کے ساتھ طے پائی۔ دار العلوم زکریا، مرکز اہل سنت سرگودھا، جامعہ دار الہدیٰ چوکیرہ، ضیاء العلوم اشاعت التوحید والسنۃ کا سفر ہوا۔ تمام مدارس کے طلباء میں مولانا زاہد الراشدی صاحب کا خطاب اور تشکیلیں ہوئیں۔

راستے میں استادِ محترم نے فرمایا: کہ یہ تبلیغ کی برکت ہے کہ ہم مولانا الیاس گھمن سے بھی مل رہے ہیں اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی کو بھی وقت دیا ہے۔ اسی پر فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ اسی سلسلہ میں گجرات کے مولانا سید ضیاء اللہ شاہ صاحب کے پاس گئے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا اس کام کا بھی کوئی فائدہ ہے؟ میں نے کہا کہ یہ تھوڑا فائدہ ہے کہ آپ اور میں اکٹھے بیٹھ کر چائے پی رہے ہیں۔ اس پر شاہ صاحبؒ ہنس پڑے۔

مولانا گلزار احمد قاسمی، مولانا گلزار احمد آزاد اور قاری محمد قاسم قاسمی کے ہمراہ چند علماء پر مشتمل قافلے کی تشکیل جھاوریاں اور ڈھڈیاں شریف کی طرف ہوئی۔ ڈھڈیاں شریف میں حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری کی قبر پر حاضری ہوئی اور موجودہ گدی نشین حضرت مولانا مظفر رائے پوری مدظلہ سے ملاقات ہوئی۔

ظہر کے بعد سرگودھا تبلیغی مرکز میں استاد محترم مولانا زاہد الراشدی صاحب کا فکر انگیز بیان ہوا جس میں علماء کے جم غفیر نے شرکت کی۔ عصر کے بعد ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد مولانا نے نماز مغرب نئے تبلیغی مرکز میں ادا کی اور جامعہ اسلامیہ محمودیہ کی طرف روانہ ہوئے جہاں حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب کا خطاب تھا۔ مقصود تو ملاقات تھی، لیکن احباب نے کہا کہ نیت دعوت کی کرلیں تاکہ تقاضا بھی پورا ہو جائے اور ملاقات بھی ہو جائے۔ اسی پر استاد محترم نے فرمایا کہ حضرت مولانا محمد زکریاؒ ایک مرتبہ نلکے کے نیچے نہا رہے تھے۔ ایک آدمی نلکا چلا رہا تھا۔ کافی دیر نہاتے رہے۔ ایک شخص آ کر کہنے لگا کہ آپ ہمیں کہتے ہیں کہ پانی ضائع نہ کرو اور خود اتنی دیر سے نہا رہے ہیں؟ مولانا محمد زکریاؒ نے کہا: میرا ارادہ غسل کا نہیں تبرید کا ہے۔ جب جسم ٹھنڈا ہو جائے گا، اٹھ جاؤں گا۔ اس میں پانی ضائع کرنے والی کون سی بات ہے؟

جامعہ اسلامیہ محمودیہ میں استاد محترم مولانا زاہد الراشدی صاحب اور حضرت مفتی صاحب کا خطاب سن کر مرکز واپسی ہوئی۔

جمعرات کی صبح استادِ محترم مولانا زاہد الراشدی صاحب کا گشت مرکز آلِ محمد سلانوالی مولانا شاہ خالد گیلانی صاحب اور ساہیوال میں مولانا عبد القدوس ترمذی صاحب کی طرف طے پایا۔ نمازِ فجر کے بعد ہم روانہ ہوئے۔ دورانِ سفر میں نے پوچھا کہ روایات میں آتا ہے کہ ہر صدی کا ایک مجدد ہوتا ہے، اس صدی کا مجدد کون ہے؟ استادِ محترم نے جواب دیا کہ اس پر مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ نے ایک محاکمہ لکھا تھا جو بہت پسند کیا گیا۔ فرمایا کہ یہ اجتماعیت کا دور ہے، ہر کوئی اپنے شعبے کا مجدد ہے۔ اصلاح وسلوک میں حضرت تھانویؒ، دعوت وتبلیغ میں مولانا محمد الیاسؒ، علمی دنیا میں حضرت علامہ انور شاہ کاشمیریؒ، تحریکی جدوجہد میں مولانا مدنیؒ اور ان سب کا مجموعہ دار العلوم دیوبند ہے۔

جامعہ حقانیہ ساہیوال میں پہنچنے کے بعد تخصص کے طلباء کو خطاب کرتے ہوئے مولانا زاہد الراشدی صاحب نے فرمایا کہ مستفتی کے مقصد کو پہچاننا بھی ضروری ہے۔ عام طور پر کیا پوچھ رہا ہے پر غور تو کیا جاتا ہے، لیکن کیوں پوچھ رہا ہے پر غور نہیں ہوتا۔ اس لیے استفتاء کا جواب دیتے ہوئے کیا کے ساتھ 'کیوں' کو بھی شامل کیا جائے۔ اکابر کا یہی طریقہ ہے۔

مولانا مفتی محمودؒ کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا کہ حرام مال میں زکوٰۃ ہے یا نہیں؟ مفتی صاحب سمجھ گئے کہ یہ فتویٰ کو بنیاد بنا کر مال کھا جائے گا۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہاں حرام مال میں زکوٰۃ ہے، لیکن چار شرائط کے ساتھ: حلال میں نصاب شرط ہے، حرام میں نہیں۔ حلال میں سال کا گزرنا شرط ہے، حرام میں نہیں۔ حلال کے لیے نصاب اڑھائی فیصد ہے اور حرام سارا دینا پڑے گا۔ حلال میں ثواب ہوگا، حرام میں ثواب کی نیت نہیں کرنی۔ اگر ''کیا'' کے ساتھ ''کیوں'' کو بھی شامل کیا جائے تو بہت سارے مسائل میں الجھن سے بچ کر صحیح رہنمائی ہو جاتی ہے۔

مولانا عبد القدوس صاحب سے ملاقات کے بعد مرکز واپسی ہوئی۔ یہ ہمارا تیسرا دن تھا۔ ظہر کی نماز کے بعد استادِ محترم مولانا زاہد الراشدی، مولانا آفتاب اور مولانا سعد صاحب کے ساتھ فیصل آباد روانہ ہوئے جہاں مغرب کے بعد مدینہ ٹاؤن میں درسِ قرآن کا پروگرام تھا جبکہ بقیہ جماعت نے گوجرانوالہ کا رخ کیا۔

علوم الحدیث ـــــ اصول ومبادی

رشحات قلم: شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ

ترتیب وتدوین: محمد عمار خان ناصر

اہم عنوانات: ٥ علوم الحدیث کے معروف ومتداول مآخذ ٥ جرح وتعدیل کے اصول وضوابط ٥ مرسل کی حجیت وعدم حجیت کی بحث ٥ ضعیف حدیث کا درجہ اور احکام ٥ متن حدیث میں راویوں کے تصرفات واوہام ٥ تعارض کی صورت میں ترجیح وتطبیق کے اصول ٥ کتب حدیث کی انواع اور حدیث کے غیر مستند مآخذ

[صفحات: ۲۸۰]

ناشر: دار الکتاب، اردو بازار، لاہور

(مکتبہ امام اہل سنت پر دستیاب ہے)